الفضل بیدِ اللہ یُؤتیہِ من یشاء ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق یکم مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی

"کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے۔ مگر میں یہی کہونگا۔ کہ یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے۔ جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان پر سے اترتا ہے۔ تو نئے سرے مُردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو۔ اسی طرح خداشناسی کی بینائی محض اپنی اٹکلوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے۔ اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے۔ یعنی خدا کا کلام کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلالہ ہے۔ وہ اترتا ہے۔ اور خدا کا نور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلّی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتھ اترتا ہے۔ اس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تک پہونچنے کے لئے بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں" (نزول المسیح ص۹۷)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج سر اور آنکھوں میں درد کی تکلیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب انبالہ سے تشریف لے آئے ہیں۔

کل بعد نماز عصر سید منظور علی شاہ صاحب کی صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ برات ہوشیار پور سے آئی تھی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے ارکان اور خواتین شریک ہوئیں۔ مقامی احمدی احباب بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ ماحضر تناول فرمانے کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ آج برات واپس چلی گئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ یہ رشتہ مبارک کرے۔

کل ٹھیکیدار عبد الرحمٰن صاحب کی لڑکی اور مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کی

چندہ تحریک جدید دَورِ ثانی

اور

بیرونِ ہند کی احمدی جماعتوں کے قابلِ تعریف وعدے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سالِ چہارم کے متعلق جو مالی مطالبہ فرمایا ہے۔ اس کا ہندوستان کی احمدی جماعتوں نے قابلِ تعریف خیر مقدم کیا ہے۔ گو ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کے لئے وقت ختم ہو چکا ہے۔ مگر جو احباب اضافہ کرنا چاہیں۔ یا ایسے دوست جو سفر پر رہے ہوں۔ یا ایسے دوست جن کو کسی وجہ سے تحریک کا علم نہ ہوا ہو۔ یا مطالبہ پورے طور پر سمجھ میں نہ آیا ہو۔ اور اب انہوں نے سمجھ لیا ہو۔ یا ایسے احباب جنہوں نے وعدہ تو کارکنان کو لکھا دیا۔ مگر کارکن حضور کی خدمت میں پیش کرنا بھول گئے ہوں۔ ایسے تمام دوستوں کو اب بھی وعدہ پیش کرنے کی اجازت ہے۔

احباب کو یاد ہونا چاہیئے کہ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کے لئے آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء اور بیرون ہند کے احباب بالعموم بفضل خدا مالی وسعت رکھتے ہیں۔ ان کو حضور کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہیئے۔ اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا وعدہ سال چہارم پیش کرنا چاہیئے۔

حضور فرماتے ہیں۔ "میں اس چندے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ میں ان کو مخاطب کر رہا ہوں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اور جو میری آواز پر لبیک کہنے میں سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ثواب ہے۔ پس وہ جو مالی وسعت رکھتے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی زندگی کے دن اچھے بنا لو۔ اور ثواب کا جو یہ موقعہ ہے اس سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرو"

"میں ان سے بھی جو زیادہ چندہ دے سکتے ہوں۔ کہتا ہوں کہ نیکیوں کا میدان وسیع ہے آؤ اور آگے بڑھو"

"میرے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جو چندے دے سکتے ہیں۔ اور چندہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں"

بفضل خدا بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کے وعدے حضور کے پیش ہو رہے ہیں۔ اس ہفتہ میں وعدوں کے متعلق جو خطوط آئے۔ ان کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

(۱) ایک مخلص دوست جو ملک ایران میں ملازم تھے۔ اور گزشتہ سالوں میں تحریک جدید میں مالی خدمات نمایاں سرانجام دیتے رہے ہیں۔ مگر اب قریباً ایک سال سے بیکار اور بے روزگار ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ اپنے خاوند کی طرف سے ایک سو روپیہ اور اپنی طرف سے پچیس کا وعدہ کرتی ہوئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور لکھتی ہیں۔

"میرے آقا تاخیر وعدہ اور کمی رقم چندہ تحریک جدید کا حضور کو علم ہے حضور کے خادم اچانک قریباً ایک سال سے بیکار ہیں۔ ورنہ دل میں بہت کچھ تھا۔ نیت دل میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کچھ پیش کرنے کی تھی۔ سر دست شامت اعمال سے محروم ہیں۔ موجودہ کمی اور کمزوری با دل بریاں اور با چشم گریاں شرماتے ہوئے پیش کر رہے ہیں۔ مگر ساتھ ہی دست ملنے اور روزگار ہونے پر قدم آگے ہی آگے اٹھانے کی نیت ہے"

(۲) سید معراج الدین صاحب بغداد لکھتے ہیں۔ جماعت کا وعدہ ۲۵۸ ہے۔ جو گو پہلے سال سے ڈبل ہے۔ مگر تیسرے سال سے بھی زیادہ ہے۔ اکثر احباب نے تیسرے سال کے وعدہ پر بھی اضافے کئے ہیں۔

(۳) مولوی مطیع الرحمٰن صاحب نے معہ اہلیہ شکاگو سے ماہ ۱۲۵ کا وعدہ پیش کیا ہے۔ جو تیسرے سال کی ادا کردہ رقم کے برابر ہے

(۴) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایران نے پہلے وعدہ میں اضافہ کر کے ۱۶۰ کر دیا ہے۔ جو تیسرے سال کے برابر ہے۔ اور یہ رقم آپ نے حسب معمول فروری کے پہلے ہفتہ میں ادا کر دی ہے۔

(۵) مغربی افریقہ لیگوس سے ایل۔ ایس۔ ٹمبو نے جو پریذیڈنٹ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ تیسرے سال کے لئے ۴۲ شلنگ ادا کئے تھے۔ اور اب چوتھے سال کے لئے ۵۶ شلنگ کا وعدہ کیا ہے۔

(۶) مسٹر مختار آنی بابا صاحب چوتھے سال کے لئے ۴۲ شلنگ کا وعدہ کرتے ہیں۔ یہ دونوں صاحبان اسی ملک کے باشندے ہیں۔ بیرون ہند کے جو دوست اس ملک کے باشندے ہوں۔ تحریک جدید سالِ چہارم پر لبیک کہنے کی آخری تاریخ ان کے لئے ۳۰ جون ۱۹۳۸ء ہے۔ مگر جو وعدہ پہلے لکھاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے۔

(۷) عبد الغفور خان صاحب کرک زنجبار نے ۲۶۳ شلنگ کا وعدہ پیش کیا ہے۔ جو تیسرے سال کے برابر ہے۔

(۸) اے۔ ایچ جان افریقہ نے اگست ۱۹۳۷ء میں چوتھے سال کا نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ تیسرے سال سے زیادہ دو سو شلنگ کی رقم پیش کر دی تھی۔ اور اب سال چہارم کے خطبات پڑھ کر اپنی ادا کردہ رقم ایک سو شلنگ کا اضافہ اور کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ عنقریب یہ رقم ادا کر دی جائے گی۔

(۹) جماعت ٹبورا افریقہ کا وعدہ شیخ مبارک احمد صاحب نے ۵۸۵ شلنگ کا پیش کیا ہے۔ جو تیسرے سال کے برابر ہے۔

(۱۰) مولوی شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ نے جماعت ہانگ کانگ کا وعدہ ۲۴۲ روپے کا پیش کیا۔ جو تیسرے سال کی ادا کردہ رقم سے دوگنا سے زیادہ ہے۔ یہ وعدہ نو افراد کا ہے۔ اس میں ہر دوست نے اپنے تیسرے سال کے وعدہ پر نمایاں اضافہ کیا ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

زیور بنوانے کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ کو جو یہ ارشاد ہے۔ کہ کوئی نیا زیور نہ بنوایا جائے۔ اس کے متعلق دہلی کی ایک خاتون نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ اگر کچھ تھوڑا سا سونا بچا ہوا رکھا ہو۔ تو اس کی ہر وقت استعمال میں آنے والی کوئی چیز مثلاً بٹن یا بندے یا کوئی انگشتری بنوا سکتے ہیں یا نہیں۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔

جن کے پاس تحریک جدید سے پہلے کا خریدا ہوا سونا موجود ہو۔ وہ خالص سونے کا یعنی جڑاؤ نہ ہو۔ زیور بنوا سکتے ہیں۔ گو زیور جہاں تک ہو سکے کم بنوانا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

ایامِ ثلج

صداقتِ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق فضائی تغیرات سے تعلق رکھنے والا ایک نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے جہاں اور عظیم الشان نشانات دُنیا کی ہدایت کے لئے اپنی قدرتِ کاملہ سے ظاہر فرمائے وہاں ایک بہت بڑا نشان اس نے یہ بھی نمایاں کیا۔ کہ فضائے آسمانی میں آپ کی صداقت کے متعلق ایک ارتعاش پیدا کر دیا۔ اور ایسے تغیرات رونما فرمائے۔ جنہیں اہلِ بصیرت حیرت و استعجاب کی نگاہ سے دیکھ کر انہیں غیر معمولی حوادث قرار دینے پر مجبور ہو گیا چنانچہ طاعون۔ انفلوئنزا اور دیگر امراضِ مہلکہ اسی فضائی تغیرات سے تعلق رکھنے والے معجزات ہیں۔ جنہوں نے ایک عالم کو تہ و بالا کر دیا۔ یہ امر کون نہیں جانتا۔ کہ جراثیم پر کسی انسان کا غلبہ نہیں۔ اور یہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔ کہ وہ کسی وقت جراثیم کو اس کثرت سے ملکوں میں پھیلا سکے۔ کہ لاکھوں نفوس اُن سے متاثر ہوں۔ اور متاثر بھی ایسے کہ موت کے گھاٹ اُتر جائیں۔ ان جراثیم کا جوش میں آنا اور نہ ایک نہ دو بلکہ لاکھوں اشخاص کا ان کی وجہ سے مر جانا بتاتا ہے۔ کہ ان جراثیم کو وہی خدا حرکت میں لایا جس نے انہیں پیدا کیا۔ اور جس نے پہلے سے یہ بتا دیا تھا۔ کہ میرے مامورین کو جب دُنیا حد سے زیادہ ستاتی اور دکھ دیتی ہے تو میں اُسے بلاؤں اور آفات کا تختۂ مشق بناتا۔ اور اُسے اس کے کئے کا مزہ چکھاتا ہوں۔ تا کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اپنے اعمالِ شنیعہ سے توبہ کرے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے راستباز اور صادق مامور ثابت کرنے کے لئے جو معجزات و نشانات اُس کی طرف سے ظاہر ہوئے ان کی ایک اہم شق فضائی تغیرات سے تعلق رکھنے والے معجزات ہیں جن کی متعدد امثلہ میں سے ایک یہ ہے۔ کہ قریباً ہر موسم بہار میں شدید سردی اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔

سنہ ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ ع

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔

(تذکرہ صفحہ ۵۹۹) اور اس کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدتِ سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم میں سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدتِ سردی اور کثرتِ بارش ظہور میں آئے گی (یعنی کسی حصہ دُنیا میں برف پڑے گی۔ اور وہ شدتِ سردی کا موجب ہو جائے گی)"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸)

اس پیشگوئی کے عین مطابق سنہ ۱۹۰۷ء کا جب موسم بہار آیا۔ تو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی حد سے زیادہ برف باری ہوئی۔ اور اس قدر سخت سردی پڑی کہ لوگ حیران رہ گئے۔ اور اخبارات نے متفقہ طور پر تسلیم کیا۔ کہ یہ سردی غیر معمولی ہے۔

مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام کے ساتھ ہی ایک یہ الہام بھی ہو چکا تھا کہ ع پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی جو اس مفہوم کا حامل تھا۔ کہ جب بھی موسم بہار آئے گا۔ خدا کی بات پھر پوری ہو گی۔ گویا ان نشانات میں جو موسم بہار میں ظاہر ہوں گے تکرار اور تواتر پایا جائے گا۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب بھی موسمِ سرما کے ختم ہونے پر موسم بہار کا آغاز ہوتا ہے۔ متعدد مقامات پر کثرت سے بارشیں برستی ہیں۔ اور متعدد مقامات سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ کہ وہاں سردی تیز ہو گئی ہے اور اس طرح ہر موسمِ بہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بزبانِ حال گواہی دیتا نظر آتا ہے اب کے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نشان اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اور مختلف مقامات سے برفباری اور بارشوں کی کثرت کی اطلاعات موصول ہوئیں جن میں سے صرف تین کا بطور مثال ذکر کیا جاتا ہے:۔

اخبار "پرتاپ" (۲۱ فروری) نے کانگڑہ کی اطلاعات کے ضمن میں لکھا:۔

"اسی اسی سال کے بزرگوں کا یہ کہنا ہے کہ اتنی سخت زور کی بارشیں اور لگاتار اتنا لمبا سردی کا موسم انہوں نے کبھی اپنی ہوش میں نہیں دیکھا ہے۔ ضلع بھر کی تمام خام سڑکیں بہہ گئی ہیں۔ موضع شمیر پور تحصیل کانگڑہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گزشتہ بارش کی شدت سے ایک پہاڑی اس گاؤں کی کافی بلندی سے کھسک کر نیچے رواں شدہ نالے کے پانی میں اس طور سے آ کر جم گئی ہے۔ کہ نالہ میں بند لگ گیا ہے"

۲۔ اسی طرح ۱۷۔ فروری کے "پرتاپ" میں راولپنڈی کے حالات کے ماتحت ۱۴ فروری کی یہ خبر شائع کی گئی ہے:۔ کہ

"اس وقت ۴۸ گھنٹے ہو چکے ہیں۔ کہ متواتر بارش ہو رہی ہے۔ ابھی تک مطلع ابر آلود ہے جس سے مزید بارش ہونے کی توقع ہے آج دن میں چار بار ژالہ باری بھی ہوئی۔ تھوڑی تھوڑی برف بھی پڑی جس سے سردی پھر جوبن پر آ گئی ہے۔ کوہ مری سے بھی برف باری کی خبر موصول ہوئی ہے۔ تمام گلیاں برف سے ڈھک گئی ہیں"

۳۔ "زمیندار" (۱۶۔ فروری) نے "بھیڑیے بھٹوں سے نکل آئے" کے زیر عنوان کانگڑہ کی ۱۳۔ فروری کی ایک خبر ان الفاظ میں شائع کی ہے:

"شدید برفباری کی وجہ سے بھیڑیے اپنے بھٹوں سے باہر نکل آنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جس سے مواشی اور انسانوں کو سخت خطرہ محسوس ہو رہا ہے"

یہ صرف تین اخبارات سے اطلاعات درج کی گئی ہیں (اگر اس قسم کی خبریں مختلف اطراف کی اکٹھی کی جائیں۔ تو ان کی تعداد بہت بڑھ جائے) اور یہ ان ایام کے متعلق ہیں۔ جبکہ موسم بہار شروع ہو چکا تھا۔ ان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی طرف احباب کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ جو سنہ ۱۹۰۶ء میں آپ نے فرمائی اور جس پر آج ۳۲ سال کا عرصہ گزر رہا ہے دُنیا کہتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوے میں نعوذ باللہ راستباز نہیں تھے مگر کیا وہ کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کر سکتی ہے کہ کسی کاذب اور مفتری کے مونہہ کی باتیں اس طرح لفظ بلفظ پوری ہوئی ہوں۔ جس طرح آپ کے منہ کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دُنیا میں اتفاقات بھی ہوتے ہیں۔ مگر واقعات کے ایک لمبے تسلسل کو کوئی بھی صاحب عقل و دانش اتفاق قرار نہیں دے سکتا۔ بلکہ اُسے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس میں خدائے قادر و توانا کا زبردست ہاتھ کام کر رہا ہے۔ یہی امر اس نشان پر چسپاں ہوتا ہے موسمِ بہار جب بھی آیا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتے ہوئے آپ کے اس نشان کو دہرایا۔ اور بار بار دہرایا۔ کاش دُنیا اس سے سبق حاصل کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان انشانات

شیخ مصری کا استدلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے شائع شدہ اشتہارات جن احباب نے پڑھے ہیں۔ وہ بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مصری صاحب نے کس قدر کمزور باتوں کو اپنے خیال کی تائید میں پیش کیا ہے۔ ایسے ہی استدلال کرنے والوں کے حق میں کہا گیا ہے۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

آیت استخلاف جو ایک معرکۃ الآراء آیت ہے۔ اور جو آج تک خلفاء اربعہ کی خلافت کے ثبوت میں پیش ہوتی رہی ہے۔ شیخ صاحب اپنی مطلب براری کے لئے اس سے استدلال کرتے ہیں۔ کہ اس آیت کے تحت میں صرف حضرت ابوبکرؓ کی خلافت آتی ہے۔ گویا شیخ صاحب کو علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ (تاریخ الخلفاء ص۷) کے مضمون کی تمام احادیث بھی بھول گئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات بھی سب نظر انداز ہوگئیں۔ جن میں آیت استخلاف کو پیش کیا گیا ہے۔ اور لفظ کما کو پیش کر کے سلسلہ محمدیہ کو سلسلہ موسویہ سے مطابق کر کے دکھایا گیا ہے۔ اور ہر ایک سلسلہ سے تیرہ تیرہ خلفاء کو پیش کیا گیا ہے۔ اگر شیخ صاحب کی نظر میں اور کوئی مقام نہیں آیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کا صفحہ ۹۹ و ۱۰۰ ملاحظہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اب ہم پھر اپنے اصل مدعا کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے مذکورہ بالا بیان سے یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کو جو حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے پہلے خلیفہ تھے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام سے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے پہلے خلیفہ ہیں اشد مشابہت ہے۔ تو پھر اس سے لازم آیا۔ کہ جیسا کہ سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا پہلا خلیفہ سلسلہ موسویہ کی خلافت کے پہلے خلیفہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ ایسا ہی سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا آخری خلیفہ جو مسیح موعود سے موسوم ہے۔ سلسلہ موسویہ کے آخری خلیفہ سے جو حضرت عیسےٰ بن مریم ہے مشابہت رکھے۔ تا دونوں سلسلوں کی مشابہت تامہ میں جو نص قرآنی سے ثابت ہوتی ہے۔ کچھ نقص نہ رہے۔ کیونکہ جب تک دونوں سلسلے یعنی سلسلہ موسویہ و سلسلہ محمدیہ اول سے آخر تک باہم مشابہت نہ دکھلائیں۔ تب تک وہ مماثلت جو آیت کما استخلف الذین میں کَمَا کے لفظ سے مستنبط ہوتی ہے ثابت نہیں ہو سکتی۔

یہ حوالہ بالکل واضح ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خیال سے کہ شائد شیخ مصری ایسے لوگ اتنی وضاحت سے بھی نہ سمجھیں۔ مذکورہ عبارت سے ذرا آگے فرمایا ہے۔

"عوام جو باریک باتوں کو سمجھ نہیں سکتے۔ ان کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے دو رسول ظاہر کر کے ان کو دو مستقل شریعتیں عطا فرمائی ہیں۔ ایک شریعت موسویہ۔ دوسری شریعت محمدیہ اور ان دونوں سلسلوں میں تیرہ تیرہ خلیفے مقرر کئے ہیں۔ اور درمیانی بارہ خلیفے جو ان دونوں شریعتوں میں پائے جاتے ہیں۔ وہ ہر دو نبی صاحب الشریعت کی قوم سے ہیں۔ یعنی موسوی خلیفے اسرائیلی ہیں۔ اور محمدی خلیفے قریشی ہیں۔ مگر آخری دو خلیفے ان دونوں سلسلوں کے وہ ان ہر دو نبی صاحب الشریعت کی قوم میں سے نہیں ہیں۔ حضرت عیسےٰؑ اس لئے کہ ان کا کوئی باپ نہیں اور اسلام کے مسیح موعود کی نسبت جو آخری خلیفہ ہے۔ خود علمائے اسلام مان چکے ہیں۔ کہ وہ قریش میں سے نہیں ہے"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت استخلاف سے صرف حضرت ابوبکرؓ کی خلافت ہی مراد نہیں لی۔ جیسا کہ شیخ مصری صاحب کا خیال ہے۔ بلکہ خلفاء اربعہ کو بھی شامل کیا ہے۔ اور ان کے علاوہ دیگر خلفاء کو بھی جو مختلف اوقات میں مجددین کے لئے خدا کی طرف سے مقرر کئے جاتے رہے ہیں۔ شامل فرمایا ہے۔

واضح رہے کہ یہ نیا استدلال جو آیت استخلاف سے شیخ صاحب کو سوجھا ہے۔ یا آپ نے اختراع کیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ درحقیقت سر الخلافہ کے حوالہ کو بھی جس سے شیخ صاحب کو غلطی لگی ہے۔ اگر دوسرے حوالجات کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ سر الخلافہ میں ہی حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور صحابہ کی مدح کے قصیدہ میں حضور فرماتے ہیں ؎

وان کنت قد ساءتک امر خلافۃ
فحارب ملیکاً اجتباھم لمشتری
فباذنہ قد وقع ما کان واقعاً
فلا تبتئس بعد ظھور قدر مقدر

اور لکھا ہے ؎

وقضیت امور خلافۃ موعودۃ
وفی ذالک آیات لقلب مفکر

حقیقت یہ ہے۔ کہ سر الخلافہ میں خطاب شیعہ صاحبان سے ہے۔ اور یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ کہ کبھی حضور مسلمات خصم کے طور پر مخالف پر بڑی سے بڑی زد کر جاتے ہیں۔ جس سے اپنے عقیدہ کا اظہار مقصود نہیں ہوتا۔ بلکہ مخالف کو یہ جتانا ہوتا ہے۔ کہ اگر تمہارے مسلمات کو لیا جائے۔ یا تمہارے پیشکردہ حالات پر نظر ڈالی جائے۔ تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ چنانچہ سر الخلافہ میں بھی حضور کی تحریر کا یہی منشا ہے۔ کہ اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ کے ظاہری حالات کو دیکھا جائے۔ تو آیت استخلاف کے ماتحت ان کی خلافت ہی نہیں آتی۔ چہ جائیکہ ہم ان کو خلیفہ بلا فصل تسلیم کرلیں۔ ورنہ عقیدۃً آپ نے ظاہر فرمادیا۔ کہ تمام خلفاء کو حضور آیت استخلاف کے ماتحت مانتے ہیں۔ جیسا کہ فحارب ملیکاً اجتباھم لمشتری اور الحق کانؓ مع المرتضیٰ ومن خالفہ فی وقتہٖ فقد بغیٰ وطغیٰ سے ثابت ہے اور اگر اس امر کو نظر انداز کر دیا جائے اور شیخ صاحب کے استدلال کو درست قرار دیا جائے۔ تو پھر کل کو شیخ صاحب کا یہ استدلال بھی درست ہوگا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نبی تو کجا ایک بھلے مانس آدمی بھی نہ تھے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ:۔

"پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں"

(ملاحظہ ہو ضمیمہ رسالہ انجام آتھم ص۹)

مگر یہ امر تسلیم کرنا محال ہے۔ پس جو مستلزم محال ہے وہ بھی محال۔ کیا یہ عجیب بات نہ ہوگی۔ کہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محکم اور واضح تعلیم کو چھوڑ کر ایسی عبارات کو اختیار کیا جائے۔ جو بطور الزام خصم کے پیش کی گئی ہے۔

یوں تو شیخ صاحب جیسا کہ انکے دست راست اور معتمد علیہ نے ظاہر کیا تھا۔

عرصہ دو سال سے در پردہ ان امور کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ مگر مثل مشہور:- "کھودا پہاڑ تو نکلا چوہا" کے مطابق اُن کے پاس یقیناً کچھ نہیں ہے۔ جن باتوں کو وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کی تردید حضور کی تعلیم کے محکم حصّہ سے ہوتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ بھی ان کے استدلال کو درست نہیں قرار دیتے۔ چنانچہ آیت استخلاف کے ماتحت فرماتے ہیں:-

"خلیفہ کا بنانا خدا کے اختیار میں ہے۔ اور میں اس امر میں خود گواہ ہوں کہ خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے"

پھر ولیمکنن کے ماتحت فرماتے ہیں:-

"یہ سچے خلیفہ کی صداقت کے نشان بتائے۔ کہ انہیں تمکین دے گا۔ اُن پر خوف بھی آئے گا۔ مگر وُہ خوف امن سے بدلا جائے گا۔ برخلاف اس کے جو ان کے منکر ہوئے۔ وُہ فاسق ہونگے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ کنجروں سے رنڈیوں سے پوچھو۔ تو اپنے تئیں اس گروہ کی خادم بتاتی ہیں جو کافر ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ ہے"

(مطبوعہ نوٹس صفحہ ۴۱۹/۴۳۰)

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:-

(۱) "اس سورۃ میں بتایا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک یہ سلسلہ نہیں۔ بلکہ خلافت کا سلسلہ بھی تا یوم القیامت ہے۔ خلافت کے منکر اور عیب چین ہوں گے۔ مگر آخر ذلیل "

(۲) "فرماتا ہے۔ کہ مجرموں کو تو ہم سزا دینے کا حکم دیتے ہیں۔ انہیں خلفا کیوں بنانے لگے۔ پس تم الزام دہی سے باز آؤ"

ان حوالجات سے ثابت ہے۔ کہ شیخ صاحب کا آیت استخلاف سے یہ استدلال درست نہیں ہے کہ اس کے تحت میں صرف حضرت ابوبکر رضؓ کی ہی خلافت آتی ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی تحریر سے ثابت ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ اور دیگر خلفاء بھی خدا کی طرف سے مقرر کردہ تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موجودہ خلیفہ بھی خدا کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

خلافتِ راشدہ کے متعلق مصری صاحب کے اوہامِ باطلہ

خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلفاء کا عزل ناممکن ہے

(۵)

مصری صاحب کا اعترافِ عجز

پچھلی قسط میں ثابت کیا جا چکا ہے کہ مصری صاحب نے خلفائے راشدین کے اقوال سے عزل خلفاء کے امکان کا جو نتیجہ نکالا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔ چنانچہ مصری صاحب ان اقوال کو پیش کرنے کے باوجود اپنے عجز کا اعتراف کر چکے ہیں۔ اور یہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ خلفائے راشدین کو کوئی معزول نہیں کر سکا۔ یہ امر الحق یعلوا ولا یعلیٰ کی روشن مثال ہے۔ چنانچہ مصری صاحب لکھتے ہیں:-

"بعض احباب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ خلفائے راشدین میں سے (خلفائے راشدین سے غالباً دوستوں کی مُراد ان چار یا پانچ خلفاء سے ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معاً بعد یکے بعد دیگرے ہوئے ہیں) کسی خلیفہ کی مثال پیش کروں۔ جس کا عزل ہوا ہو۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں میری یہ گزارش ہے۔ کہ اول تو میرے لئے ضروری نہیں۔ کہ میں کوئی ایسی مثال پیش کروں۔ جو چیز میرے لئے ضروری ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ امکانِ عزل ثابت کروں۔ اور جب چیز کا امکان ثابت کر دیا جائے۔ اس کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وُہ کسی خاص زمانے میں وقوع میں بھی آئی ہو۔ اس کے معنے صرف یہ ہوتے ہیں۔ کہ جس زمانے میں بھی اس کی ضرورت پیش آئے۔ وُہ وقوع میں لائی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حصول نبوت کا امکان تو مذکور ہے۔ لیکن تیرہ سو برس میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ لیکن اس زمانہ میں اس کی ضرورت پیش آئی۔ تو اس کی مثال مہیا ہو گئی۔ جو دوست مجھ سے مثال کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وُہ ان لوگوں کو کیا جواب دیں گے۔ جو احمدیوں کی طرف سے قرآن کریم سے امکانِ نبوت ثابت ہونے پر ان سے مثال کا مطالبہ کیا کرتے ہیں۔ جو جواب وہ ان کو دیتے ہیں۔ وُہی جواب میری طرف سے سمجھ لیں"

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ مصری صاحب کو بالآخر چار و ناچار یہ لکھنا پڑا ہے۔ کہ خلفائے راشدین میں سے کوئی خلیفہ معزول نہیں کیا جا سکا۔ اور وُہ کوئی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ کہ کسی خلیفہ راشد کو لوگ معزول کر سکے ہوں۔ پس یہ ہمارے عقیدہ کے درست ہونے کا اعتراف ہے۔ کہ خلفائے راشدین کا عزل ناممکن ہے۔

قرآن مجید سے امکانِ عزل کا ثبوت دو

مصری صاحب کہتے ہیں۔ کہ امکانِ عزل خلفاء کا مسئلہ اسی طرح ہے۔ جس طرح امکانِ نبوت فی خیر امت کا مسئلہ۔ جس طرح احمدی تیرہ سو سال میں کسی نبی کے آنے کی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مصری صاحب کسی خلیفہ کے معزول کئے جانے کی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ لہذا مصری صاحب کہتے ہیں۔ کہ نبی کی آمد کی مثال پیش کرنے والے غیر احمدیوں کو جو جواب احمدی دیں گے۔ وُہی جواب مصری صاحب کی طرف سے سمجھ لیا جائے۔

اس کے جواب میں یہ گزارش ہے۔ کہ امکانِ نبوت فی خیر امت تو مصری صاحب کے قول کے مطابق جس پر خط کھینچ دیا گیا ہے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اب کیا مصری صاحب نے بھی قرآن مجید کی کسی آیت سے عزلِ خلفاء کا امکان ثابت کیا ہے۔ تا وُہ یہ کہہ سکیں۔ کہ نبی کی تیرہ سو سال میں مثال نہ ملنے پر جو جواب احمدی غیر احمدیوں کو دیں گے۔ وہی ان کی طرف سے سمجھ لیا جائے۔ اگر وُہ اب تک ایسی کوئی آیت پیش نہیں کر سکے۔ تو پھر ان کی طرف سے وہی جواب کیونکر سمجھ لیا جائے۔ جو احمدی غیر احمدیوں کو دے سکتے ہیں۔ پہلے تو مصری صاحب کو قرآن مجید سے امکانِ عزلِ خلفاء کی کوئی نص پیش کرنی چاہیئے تھی۔ اگر قرآن مجید سے وُہ کوئی آیت پیش نہیں کر سکتے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ہی کوئی قول اپنے دعوٰے کے ثبوت میں پیش کرنا چاہیئے تھا۔ پھر اگر وُہ اس امر سے بھی قاصر تھے۔ تو وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو اس زمانے کے حکم و عدل ہیں) کا ہی کوئی قول اپنے دعوے کی تائید میں پیش کر دیتے۔ جب وُہ ایسا نہیں کر سکے۔ اور نہ ایسا کر سکتے ہیں۔ تو پھر امکانِ نبوت والے مسئلہ سے اس کو کیونکر مشابہت دے سکتے ہیں۔ امکانِ نبوت تو قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اور ہمیں تیرہ سو سال میں مثال پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال میں صرف ایک ہی نبی کی خبر دی ہے۔ کیا مصری صاحب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ایسا قول پیش کر سکتے ہیں۔ کہ تیرہ سو سال کے بعد ایک خلیفہ معزول کیا جائے گا۔ اگر وُہ تا قیامت کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکتے۔ تو پھر وُہ کس مونہہ سے یہ کہتے ہیں۔ کہ مثال پیش نہ کرنے کا جو جواب احمدی غیر احمدیوں کو دیں گے۔ عزلِ خلفاء کی کوئی مثال پیش نہ کر سکنے پر وُہی جواب ان کی طرف سے سمجھ لیا جائے۔

حضرت حسن رضؓ کی خلافت

مصری صاحب کو لے دے کر ایک یہ بات ملی ہے۔ کہ "امام حسن رضؓ پانچویں خلیفہ تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے خود خلافت کو چھوڑ کر بتا دیا کہ خلافت ایسی چیز نہیں۔ جس سے نہ آدمی خود معزول ہو سکتا ہے نہ معزول کیا جاسکتا ہے"۔

مصری صاحب حضرت امام حسن رضؓ کے خلافت سے معزول ہو جانے سے یہ نتیجہ تو نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت امام حسن رضؓ کے اجتہاد کے رو سے خلیفہ خود خلافت سے معزول ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ کیونکر نکلتا ہے۔ کہ خلیفہ معزول کیا جاسکتا ہے۔ پس حضرت امام حسن رضؓ کا اس سے یہ عقیدہ ثابت کرنا سراسر جہالت ہے۔ کہ وہ اس امر کے قائل تھے۔ کہ خلفائے راشدین کو معزول کیا جاسکتا ہے۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ حضرت امام حسن رضؓ کو اس امر میں اجتہادی غلطی لگی تھی۔ کہ خلیفہ خود معزول ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو ان کے بعد حضرت امام حسین رضؓ نے کربلا کے میدان میں جام شہادت پی کر اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ حضرت امام حسن رضؓ نے خود خلافت سے معزول ہونے میں اجتہادی غلطی کھائی ہے۔ اگر حضرت امام حسین رضؓ اس اجتہاد کو درست سمجھتے۔ تو کبھی کربلا کی سرزمین کو اپنے مقدس خون سے رنگنے کے لئے تیار نہ ہوتے۔

پھر ان سے قبل حضرت عثمان رضؓ نے بھی یہی طرز عمل دکھایا۔ کہ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ باغیوں کی طرف سے عزل کا سوال پیدا ہونے پر انہوں نے فرمایا۔ کہ جو قمیص مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے۔ میں اسے کبھی اتار نہیں سکتا۔

پس ثابت ہوا کہ ان کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ نہ معزول ہو سکتا ہے نہ معزول کیا جاسکتا ہے۔

حضرت علیؓ کو دھمکی

مصری صاحب نے اپنے اشتہار "عزل خلفاء" میں یہ بھی لکھا ہے:-

"جب حضرت معاویہ کے ساتھ حضرت علی کی جنگ ہو رہی تھی۔ تو حضرت معاویہ کی فوج نے نیزوں پر قرآن بلند کر دیئے جس پر حضرت علی کی فوج نے حضرت علی رضؓ سے کہا۔ کہ چونکہ اب یہ لوگ ہمیں کتاب اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ اس لئے اب جنگ کرنا گناہ ہے۔ پس آپ جنگ بند کر دیں۔ حضرت علی رضؓ نے اپنی فوج کو بہتیرا سمجھایا۔ کہ یہ محض ایک چال اور فریب کاری ہے۔ اس کو تقوے اور ایمانداری سے کوئی تعلق نہیں لیکن حضرت علی کی تقریر کا مسلمانوں کے دلوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ پس ادھر مسلمان اپنی بات پر مصر رہے۔ ادھر حضرت علی اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے رہے لیکن آخر مسلمانوں نے حضرت علی کو صاف کہہ دیا۔ کہ اگر آپ جنگ کو بند نہیں کریں گے۔ تو ہم آپ کو حضرت معاویہ کے حوالے کر دیں گے۔ یا آپ کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے۔ جو حضرت عثمان کے ساتھ کیا۔ اس پر حضرت علی نے فوراً ان کے مطالبہ کو مان لیا۔ اور جنگ کو بند کر دیا"۔

کیا مصری صاحب اس واقعہ سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت علی رضؓ کو دھمکی دینے والے حق پر تھے۔ اگر وہ انہیں حق پر نہیں سمجھتے۔ تو پھر وہ انکی دھمکی سے امکان عزل خلفاء کا نتیجہ کیونکر اخذ کر سکتے ہیں۔ اگر مصری صاحب ان لوگوں کو حق پر سمجھتے ہیں۔ تو پھر وہ اپنے قول کے مطابق خوارج کے زمرہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ جس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ گو ظاہری لحاظ سے وہ گروہ نمازوں کا بھی پابند ہوگا۔ لیکن حقیقت میں اس کو دین سے کوئی وابستگی نہیں ہوگی۔ پس جن لوگوں کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں۔ کہ وہ باوجود بظاہر بڑے عبادت گزار ہوتے کے حقیقت میں پرلے درجہ کے بے دین ہوں گے۔ ان کے کسی قول یا عمل سے مصری صاحب ایسا انسان ہی سند پیش کر سکتا ہے۔ سچا مومن کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ بھی ملاحظہ ہو۔ حضور فرماتے ہیں۔ والحق ان الحق کان مع المرتضیٰ ومن قاتلہ فی وقتہ فقد بغیٰ وطغیٰ (سر الخلافہ صفحہ ۳۰) کہ سچ بات یہ ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ یقیناً حق پر تھے۔ اور جس نے ان کے وقت میں ان سے جنگ کی۔ وہ فریق باغی اور طاغی تھا۔

پس امیر معاویہ کا لشکر باوجود قرآن نیزوں پر اٹھانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک باغی اور طاغی تھا۔ اور جن اشرار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں ان کی حمایت کا سوال پیدا کر کے حضرت علی رضؓ کو قتل کی دھمکی دلائی۔ وہ بھی ضرور باغی اور طاغی تھے۔ ایسے لوگوں کی آواز ایک سچے مسلمان کو مطمئن نہیں کر سکتی۔ چنانچہ وہ حضرت علی کو مطمئن نہ کر سکی۔

کیا مصری صاحب ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت علی رضؓ نے ان کو حق پر سمجھتے ہوئے اطمینان قلب سے جنگ کو چھوڑا اگر ایسا نہیں تو پھر ان کا وہ فعل مجبوری کے ماتحت تھا۔ جب ایک جرنیل کی فوج ہی اس سے باغی ہو جائے اور اعداء کی حمائت پر کمر بستہ ہو جائے۔ اور جنگ بند کرنے کے لئے اپنے جرنیل کو مجبور کر دے۔ تو اس وقت ایک مدبر جرنیل کی دور اندیشی اور تدبر کا وہی تقاضا ہو سکتا ہے۔ جو حضرت علی نے کیا۔ پس حضرت علی رضؓ نے اس وقت وہی کیا۔ جو اس موقعہ پر ان کے تدبر اور دانشمندی کا تقاضا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا۔ کہ وہ باغی حق پر تھے۔ اور نہ اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ کہ "خلیفہ کو مسلمانوں کا فیصلہ توڑنے کا کوئی حق نہیں"۔

جماعت احمدیہ کا اجماع

جماعت احمدیہ کا اجماع تو اس بات پر ہے۔ کہ خلیفہ مسلمانوں کے مشورہ کا پابند نہیں۔ چنانچہ ۱۶ جولائی ۱۹۱۳ء کے "الفضل" میں جماعت احمدیہ کی یہ پالیسی واضح الفاظ میں بیان کی جاچکی ہے۔ کہ

"اس آیت و احادیث و آثار سے یہ بات صاف ثابت ہے۔ کہ اسلامی خلافت اسی کا نام ہے۔ کہ ایک خلیفہ ہو۔ جو عمر بھر کے لئے مقرر کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ایک مشیروں کی جماعت ہو۔ جن سے مشورہ کرے لیکن وہ ان کے مشورہ پر کاربند ہونے کے لئے مجبور نہ ہوگا۔ بلکہ جب وہ مشورہ کے بعد ایک رائے پر پختہ ہو جائے تو خواہ کثرت رائے اس کے موافق ہو یا مخالف۔ توکل علی اللہ کر کے اسی کام کو شروع کرے"۔

جماعت احمدیہ میں اس وقت مصری صاحب بھی شامل تھے۔ کیا انہوں نے اس مضمون کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ ہرگز نہیں۔

پھر جماعت احمدیہ کا آج تک اسی پالیسی پر عمل رہا ہے۔ خلافت ثانیہ کے عہد کی مجالس شوریٰ کے فیصلے اس بات پر گواہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اکثریت سے اختلاف رائے رکھنے کی صورت میں ان کے مشورہ کو رد کرنے کے مجاز رہے ہیں۔ مصری صاحب کی اگر یہ دیانتدارانہ رائے ہے کہ خلیفہ کو مسلمانوں کا فیصلہ توڑنے کا حق نہیں۔ تو انہوں نے خروج از جماعت سے پہلے کیوں اس طرز عمل کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔ کیوں انہوں نے اس طرز عمل کو جو ان کے نزدیک خلاف اسلام تھا۔ خاموشی سے برداشت کیا۔ کیا یہ ان کی منافقت نہ تھی۔ کہ مجلس شوریٰ کے ایسے اجلاس میں وہ خود شامل ہوتے رہے۔ مگر اس طرز عمل کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔

بات دراصل یہ ہے کہ مصری صاحب اس وقت خوب جانتے تھے ۔کہ تمام جماعت احمدیہ کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے ۔کہ خلیفۃ المسیح قوم کے مشورہ کو رد کر سکتے ہیں ۔

حضرت عمرو بن العاص کی غلطی

مصری صاحب نے اپنے اشتہار "عزل خلفا" میں حضرت عمرو بن العاص کے متعلق یہ لکھا ہے ۔کہ انہوں نے حضرت عثمان رضؓ کو یہ مشورہ دیا "زغت وزاغوا فاعتدل اواعتزل" یعنی آپ سے بھی کجی ہوئی ۔ اور ان لوگوں سے بھی کجی ہوئی ہے ۔ پس یا تو اعتدال پر آجائیے یا معزول ہو جائیے مصری صاحب اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ صحابہ کے نزدیک خلیفہ کا عزل نہ صرف جائز بلکہ بوقت ضرورت لازمی تھا"

افسوس ہے مصری صاحب صرف ایک صحابی کے خیال کو صحابہ کی طرف منسوب کر رہے ہیں ۔کیا اس قسم کے نتائج اخذ کرنا ایسے اہم معاملہ میں ایک علمیت کے دعوے دار کے لئے زیبا ہے ۔زیادہ سے زیادہ اس واقعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ عمرو بن العاص اس وقت یہ کہہ رہے تھے کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے ۔ نہ یہ کہ لوگ اسے معزول کر سکتے ہیں ۔چنانچہ وہ یہ مشورہ دیتے ہیں ۔کہ یا اعتدال پر آجائیں یا خود معزول ہو جائیں ۔لیکن کیا وہ اس بات میں غلطی پر نہیں تھے ۔ بحالیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضؓ کو فرما چکے تھے ۔کہ خلافت کی جو قمیص تجھے اللہ تعالےٰ پہنائیگا ۔تو اسے لوگوں کے کہنے سے نہ اتارنا ۔اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا ۔

اسی طرح حضرت علی رضؓ کی خلافت کے زمانہ میں عمرو بن العاص اور ابو موسیٰ اشعری کا فیصلہ حضرت علیؓ کی خلافت کے عزل کے بارہ میں محض ان دو شخصوں کے شخصی اجتہاد کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اور ان کا یہ اجتہاد غلط تھا ۔چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث جو پہلے مضامین میں پیش کی جا چکی ہیں ۔اس اجتہاد کی تغلیط کر رہی ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فیصلہ کو قبول نہ کیا ۔ مصری صاحب لکھتے ہیں ۔

ان ہر دو کے فیصلہ پر کسی صحابی نے اعتراض نہیں کیا ۔مگر صحابہ کرام اس پر اعتراض کیا کرتے ۔انہوں نے تو اس فیصلہ کو وقعت ہی نہیں دی ۔چنانچہ جب ابو موسیٰ اشعری نے اپنا فیصلہ سنایا جو یہ تھا ۔کہ حضرت علی معزول کئے جائیں ۔اور معاویہ بھی خلیفہ قرار نہیں دئے جا سکتے ۔تو خود عمرو بن العاص نے ابو موسیٰ اشعری کا فیصلہ جو معاویہ کے متعلق تھا قبول نہ کیا ۔ اور یہ اعلان کر دیا کہ معاویہ رضؓ کے متعلق جو ان کا فیصلہ ہے ۔میں اس سے اختلاف رکھتا ہوں ۔ اس پر شور پڑ گیا ۔ اور لوگ منتشر ہو گئے ۔ پس ان کے فیصلہ کو آخر قبول کس نے کیا ۔کیا صحابہ نے حضرت علی رضؓ کو معزول کر دیا ۔ یا حضرت علیؓ اس فیصلہ پر خود معزول ہونے کے لئے تیار ہو گئے ۔ ہرگز نہیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک قول

مصری صاحب نے بزعم خود اپنے خیال کی تائید میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بھی ایک قول پیش کیا ہے ۔وہ تشحیذ الاذہان ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء کے ص۳ کے حوالہ سے لکھتے ہیں ۔"کسی شخص کے سوال کا جواب دیتے ہوئے (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) فرماتے ہیں خلیفہ جسمانی میں روحانی بدیاں پائی جاتی ہوں تو ہوں ۔ ہاں اگر روحانی خلیفہ بدکار ہو تو اسے فوراً چھوڑ دینا چاہیئے ۔کیونکہ اس سے تعلق ہی روحانیت کا ہے ۔

حیران ہوں کہ یہ حوالہ مصری صاحب کی کیونکر تائید کرتا ہے ۔اس میں کہاں لکھا ہے ۔کہ خدا کے قائم کردہ خلیفہ کو چھوڑ دینا چاہیئے ۔ یا یہ کہ خدا تعالےٰ کا قائم کردہ خلیفہ بھی بدکار ہو سکتا ہے ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اسی مضمون کے ص۵ پر فرماتے ہیں ۔

" یا تو خلیفہ روحانی و جسمانی دونو قسموں پر حاوی ہوگا ۔یا ان میں سے ایک ایک کا یہ سلسلہ ہمارے مذہب کے رو سے حضرت علی رضؓ بلکہ امام حسن رضؓ تک تو اکٹھا چلا آیا ہے یعنی روحانی و جسمانی دونو ۔پھر دونو سلسلے الگ الگ ہو گئے ۔پھر مسلمانوں میں بادشاہ بھی ہوتے رہے ۔ اور روحانی خلیفے بھی چنانچہ آپ دیکھ لیں ۔صوفیا کا کوئی فرقہ نہیں جو اپنے سلسلہ کی انتہا ان خلفائے راشدین تک نہ پہنچاتا ہو ۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ روحانی خلافت آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے اب تک چلی آئی ہے ۔گو وہ اپنے اندر وہ کمال نہ رکھتی ہو ۔جو پہلے تھا ۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ اس جگہ روحانی خلفا سے مراد وہ خلفا نہیں جن کا انتخاب خدا تعالےٰ کی طرف منسوب ہو بلکہ یہ صوفیا کے روحانی خلفاء ہوتے تھے ۔جنہیں صوفیا خود بیعت کے لئے منتخب کرتے تھے ۔ اور یہ ایک ایک وقت میں کئی ہو سکتے تھے ۔جیسا کہ آگے چلکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس سوال کے جواب میں "کہ پھر ایسے خلیفے تو اختلافات کا موجب ہونگے ۔جو مختلف ممالک میں ہونگے" فرماتے ہیں ۔

"روحانی آدمیوں میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا ۔خاص کر جب وہ اپنے اپنے علاقہ یا مذاق کے لوگوں کو روحانی فیض پہنچانے والے تھے ۔تو اختلاف کرنے کی کیا ضرورت ہے"

اس سے ظاہر ہے ۔کہ اس جگہ صوفیا کے مقرر کردہ خلفاء کا ذکر ہو رہا ہے ۔ نہ کہ اس خلافت راشدہ کا جس کے حاملین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے الخلفاء الراشدین المھدیین قرار دیا ہے ۔ اور جن کے انتخاب میں خدا تعالےٰ کا خاص دخل ہوتا ہے ۔

پس ایسے روحانی خلیفے جنہیں چند لوگ روحانیت کے حصول کے لئے خود چن لیں ۔اگر ان میں سے بالفرض کوئی بدکار ہو ۔تو اسے چھوڑ دینے کی تلقین فرما رہے ہیں ۔خلفاء راشدین تو وہ ہوتے ہیں ۔جن کا انتخاب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے ۔ اور خود خدا تعالےٰ ان کی خاص حفاظت فرماتا ہے ۔بلکہ بعض ایسے خلفاء کے لئے تو خدا تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی بشارات خاصہ موید ہوتی ہیں ۔جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ایسی بشارات قبل ازیں بارہا بیان کی جا چکی ہیں ۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق چونکہ خدا تعالےٰ کو علم تھا ۔کہ مصری صاحب کی خواہش کے لوگ ان پر بعض بہتانات لگائیں گے ۔اس لئے خدا تعالےٰ نے قبل از وقت ان کی پاکیزگی اور طہارت کو ظاہر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین دفعہ فرمایا ۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا ۔

کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے ۔کہ اے مسیح موعودؑ تیرے اہل بیت سے رجس کو بالکل دور رکھے ۔ اور ان کی کامل تطہیر کر دے ۔

یہ الہام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی آپ کے اہل بیت کی تطہیر میں نازل ہوا تھا ۔

پس جس طرح خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی تطہیر فرمائی بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت کی تطہیر فرما کر آسمانی شہادت سے آپ کے اہل بیت کے خلاف زبان طعن دراز کرنے والوں کو جھوٹا قرار دیا ہے ۔

اب اگر خدا تعالےٰ کے ناطق فیصلہ کے بعد بھی کوئی شخص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ناپاک اتہام لگاتا ہے ۔ تو وہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کو جھوٹا قرار دیتا ہے

خاکسار ۔قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائلپور

اعلان نکاح

۲۰ فروری کو مسماۃ بڈھی دختر ملک میاں خان صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کھوکھر غربی کا نکاح اللہ دتا ولد احمد خاں کھوکھر ساکن کھوکھر غربی کے ساتھ بعوض دو صد روپیہ مہر پڑھا گیا

خاکسار ۔محمد صدیق امام الصلوٰۃ کھوکھر غربی

فاروق اعظم حضرت عمرؓ کا ارشاد مخالفین خلافت کے متعلق

شیخ مصری کے موجودہ فتنہ کے بارے میں طالبان حق کے لئے مندرجہ ذیل حدیث پیش کی جاتی ہے۔

عن معدان بن طلحة ان عمر بن الخطاب خطب یوم الجمعة فذکر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر ابا بکر قال انی رائیت کان دیکاً نقرنی ثلاث نقرات وانی لا اراہ حضور اجلی وان اقواماً یامروننی ان استخلف وان اللہ لم یکن لیضیع دینہ ولا خلافتہ ولا الذی بعث بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فان عجل بی امر فالخلافة شوری بین ھؤلاء الستة الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنھم راض وانی قد علمت ان اقواماً یطعنون فی ھذا الامر انا ضربتھم بیدی ھذہ علی الاسلام فان فعلوا ذالک فاولئک اعداء اللہ الکفرة الضلال

الحدیث مسلم جلد اول باب النہی من اکل ثوماً او بصلاً او کراثاً

یعنی حضرت عمرؓ نے ایک خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر الصدیقؓ کا ذکر خیر کیا۔ اور پھر کہا میں نے رویا دیکھا ہے کہ گویا ایک مرغ نے مجھے تین بار چونچ ماری ہے۔ اور میں یقیناً اس رویا سے یہ سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آگئی ہے۔ کچھ لوگ مجھے مشورہ دے رہے ہیں کہ میں کسی شخص کو خلیفہ مقرر کر دوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرے گا اپنے دین کو اور نہ اپنی اس خلافت کو اور نہ اس چیز کو جسے کہ بھیجا اس نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس اگر جلد ہی آگیا مجھ پر وہ معاملہ یعنی موت تو خلافت ان چھ شخصوں کے مشورہ سے ہوگی۔ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر فوت ہوئے اور میں یقیناً جانتا ہوں ان لوگوں کو بھی جو اعتراضات کرتے ہیں خلافت کے بارے میں۔ حالانکہ وہ لوگ ایسے ہیں کہ میں نے ان کو اسلام کی خاطر اپنے ہاتھ سے مارا ہے۔ پس اگر انہوں نے ایسا کیا۔ (یعنی باز نہ آئے) تو وہی اللہ کے دشمن اور کافر و گمراہ ہیں۔ اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور وضاحت سے ثابت ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ جس طرح قرآن کریم اور شریعت محمدیہ کا محافظ ہے اسی طرح خلافت حقہ کا بھی محافظ ہے۔ نہ وہ اسلام کو ضائع ہونے دیگا۔ اور نہ اسلام کے اندر اپنی قائم کی ہوئی خلافت کو۔

(۲) نبی کے بعد اس کا پہلا خلیفہ ہی خدا کا قائم کردہ خلیفہ نہیں ہوتا بلکہ دوسرا اور تیسرا بھی خدا کا ہی قائم کیا ہوا خلیفہ ہوتا ہے۔ خواہ ظاہری رنگ میں وہ خلافت مشورہ سے قائم ہوئی ہو یا پہلے خلیفے کے نامزد کرنے کی وجہ سے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کی خلافت کے لئے فرمایا ہے۔ کہ خدا اسے ضائع نہیں کرے گا۔ اور خود دوسرے خلیفہ تھے۔

(۳) ہمدردان و خیرخواہان امت کا خلیفہ کو آئندہ ہونے والے خلیفہ کے انتخاب کا مشورہ دینا جائز ہے۔ یعنی جس شخص کو وہ خلافت کا اہل سمجھتے ہوں اس کے متعلق وہ اپنی رائے دے سکتے ہیں جب ان سے مشورہ طلب کیا جائے۔ یا کوئی ایسی خبر دی جائے۔ جس کی بنا پر ان کو یقین ہو جائے کہ موجودہ خلیفہ اللہ تعالیٰ کے حضور جانے والا ہے۔

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں کچھ لوگ ایسے تھے جو خلافت کے بارے میں مخفی طور پر طعن آمیز باتیں کرتے رہتے تھے۔ اور ان کے متعلق اطلاع حضرت عمرؓ کو ملتی رہتی تھی۔ مگر شہادات قائم نہ ہونے کی وجہ سے ان فتنہ پردازوں کی گوشمالی نہ کی گئی۔

(۵) وہ اعتراض کرنے والے ایسے لوگ تھے۔ جو حضرت عمرؓ کے بہت بعد اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے اسلام کی حمایت میں ان لوگوں سے جنگیں کیں۔ گویا حضرت عمرؓ کے مقابل پر اسلام میں ان اعتراض کرنے والوں کی حیثیت معمولی تھی

(۶) حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کو نصیحت کی۔ کہ وہ ان باتوں سے باز آجائیں مگر وہ باز نہ آئے۔ حتیٰ کہ مجمع عام میں تمام مسلمانوں کے روبرو حضرت عمرؓ کو یہ کہنا پڑا۔ کہ اگر خلافت پر اعتراض کرنے والے لوگ آئندہ بھی ایسی بے ہودہ گوئی کرتے رہے۔ اور خلافت و خلیفہ کی ذات پر اعتراض کرنے سے باز نہ آئے۔ تو یاد رکھیں وہ لوگ "خدا کے دشمن" "کافر" اور "گمراہ" ہیں۔

خاکسار:۔ غلام احمد مجاہد عفی اللہ عنہ

خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک اور غیر مبایعین

اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بالقابہ کو جنہوں نے تحریک شکرانہ بتقریب سلور جوبلی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پیش کر کے فضاء میں ایک برقی لہر پیدا کر دی۔ جو ہر مخالف اور موافق پر اس کی استعداد کے مطابق اثر کر رہی ہے۔ جہاں مخلصین کے دل میں گدگدی پیدا ہو رہی ہے۔ کہ کس طرح ایثار و اخلاص کا ایک شاندار ریکارڈ اس موقعہ پر قائم کیا جائے۔ اور وہ ابھی سے اس کوشش میں لگ گئے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ میں اپنی قربانی کو مطالبہ کے مطابق مکمل کریں اور اس نذر عقیدت میں امید سے بڑھ کر کامیاب ہوں۔ حتیٰ کہ بعض مخالف حلقوں کی طرف سے ایثار اور اخلاص کے مظاہرہ کو قابل رشک بتلایا جا رہا ہے۔ وہاں اس لہر نے معاندین کے سینوں میں آتش حسد کو تیز کر دیا ہے۔ اور عداوت محمود ایک دفعہ پھر ان کے اندرونہ سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہے۔ اور کہہ رہے ہیں خلیفہ صاحب کو اتنی بڑی رقم اس لئے پیش کرنا کہ وہ جس طرح چاہیں خرچ کریں قابل اعتراض امر ہے۔ مگر وہ کان کھول کر سن لیں۔ ہم سیدنا حضرت محمود کو خدا کا قائم کردہ خلیفہ، موعود اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارات کا مصداق یقین کرتے ہیں۔ اور اپنی ظاہری اور باطنی آنکھوں سے اسے صبغۃ اللہ کی چادر اوڑھے ہوئے دیکھتے ہیں پس اس حقیر رقم کو اگر حضور اپنی ذات پر خرچ فرمائیں۔ تو بھی ہماری خوشی اور مسرت کی انتہا نہ رہے گی۔ اور اگر خاندان مقدس اہل بیت پر صرف فرمائیں گے۔ تب بھی اور اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت میں لگائیں گے تب بھی ہم شاداں و مسرور ہونگے کیونکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت مقدسہ کو اور حضور کے اہل بیت کو شعائر اللہ میں سے یقین کرتے ہیں (۱) بموجب کلام خدا۔ یعنی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۲) بموجب بشارت مخبر صادق فخر ولد آدم سید المطہرین امام المقدسین حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یتزوج و یولد لہ (۳) بموجب ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پس ہم چونکہ اس ذریت مطہرہ کو شعائر اللہ یقین کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کی تعظیم کر کے۔ اپنے دلوں کو تقویٰ سے بھریں۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ ہم صرف تعظیم ہی نہیں بلکہ ہم تو چونکہ مطہرین کے اس گروہ کو خدا کے رنگ میں رنگین دیکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے عاشق صادق اور محب کامل ہو کر خود اسی رنگ میں رنگین ہونا چاہتے ہیں۔ اور ان سے عاشقانہ اور والہانہ محبت رکھتے ہیں۔ (اللھم ایدنا بطول حیاتھم آمین)

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو تو ذریت ابراہیم سے ذوالفضل

معززین جماعت احمدیہ پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

گواہان صفائی کی شہادتیں

۲۵ فروری کو مقدمہ مندرجہ عنوان میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں گواہان صفائی کے حسب ذیل بیانات ہوئے:۔

پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ اے فیروزپور

میں خانصاحب فرزند علی صاحب کو ۱۹۱۲ء سے جانتا ہوں۔ وہ ان دنوں فیروزپور قلعہ میں ملازم تھے۔ وہ فیروزپور کے امیر جماعت احمدیہ تھے۔ وہ بہت معزز اور باامن ہیں۔ میں دوسرے مسئول علیہم کو بھی جانتا ہوں۔ وہ سب باامن ہیں۔ اور اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہیں۔

بجواب جرح کہا۔ میں امیر جماعت فیروزپور نہیں۔ میں احمدی ہوں۔ مجھے علم نہیں کہ فیروزپور کی جماعت احمدیہ نے عبدالرحمن مصری کے خلاف کوئی ریزولیوشن پاس کئے ہوں۔

چوہدری اسداللہ خاں صاحب بیرسٹر۔ لاہور

میں خان صاحب فرزند علی کو جانتا ہوں۔ وہ بہت معزز اور پرامن ہیں۔ لندن میں انہیں اچھی طرح جاننے کا موقع ملا۔ دوسرے مسئول علیہم کو بھی جانتا ہوں۔ وہ تمام باامن اور بہت معزز ہیں۔

خان غلام محی الدین خانصاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس کا ٹھال ضلع ہوشیارپور

محمد صادق شبنم میرا داماد ہے۔ وہ میرے پاس آتا جاتا رہتا ہے۔ وہ میرے پاس گذشتہ جنوری میں آیا تھا۔ اور پندرہ سولہ دن رہا۔ قادیان میں میرا مکان ہے جہاں میں اکثر آتا جاتا رہتا ہوں۔ اس نے کبھی میرے پاس خطرہ کا اظہار نہیں کیا۔ میں جلسہ سالانہ پر گذشتہ دسمبر میں قادیان گیا تھا۔ وہ آزادی سے وہاں پھرتا تھا میں خطوط اگزبٹ D.W.23/A ، D.W.23/B پیش کرتا ہوں۔ میں مسئول علیہم کو جانتا ہوں۔ یہ سب پرامن ہیں۔ اور معزز ہیں شبنم قادیان میں گذشتہ نومبر تک میرے مکان میں رہتا رہا ہے۔ بھینی سے جو رستہ دارالبرکات کی مسجد کو آتا ہے۔ اس کے راستہ میں میرا مکان نہیں۔

بجواب جرح کہا۔ میں نے یہ خطوط ناظر امور عامہ کو بھجوا دئے تھے۔ شبنم کے اخراج از جماعت کے بعد میں نے اس کو مکان خالی کرنے کے لئے کہا تھا۔ کچھ عرصہ اس نے مکان خالی نہ کیا۔ میں نے اس کے خلاف عدالت دیوانی میں مکان خالی کرنے کے لئے دعویٰ کیا تھا۔ یہ جنوری سے پہلے کا واقعہ ہے

چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول

میں خطوط اگزبٹ D.W.24/A ، D.W.24/B پیش کرتا ہوں۔ جو عبدالرحمن مصری کی لڑکی نے مجھے بھجوائے تھے۔ یہ خطوط میری چٹھی کے جواب میں تھے۔

مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

حضرت امیرالمومنین نے ۱۲؍ نومبر ۱۹۳۷ء کو جو خطبہ جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھا تھا۔ وہ میں نے قلمبند کیا تھا۔ الفضل کے پرچوں میں جو اگزبٹ D.W.25/A اور D.W.25/B ہیں۔ حضرت امیرالمومنین کی وہ تقاریر درج ہیں۔ جو انہوں نے مختلف مواقع پر کی تھیں۔ میں نے ہی ان تقاریر کو قلمبند کیا تھا۔ حضرت امیرالمومنین نے ان تقاریر میں پرامن رہنے کی تلقین کی ہے حضرت امیرالمومنین نے قسم کھا کر بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی کسی کو عبدالرحمن مصری اور اس کی پارٹی پر تشدد کرنے کی تلقین نہیں کی۔

مولوی سکندر علی صاحب بھینی بانگر ضلع گورداسپور

دارالبرکات کی مسجد میں جو جلسہ ہوا تھا میں اس میں شامل ہوا تھا۔ تاریخ یاد نہیں۔ میر محمد اسحٰق صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب نے تقاریر کی تھیں۔ جو اشتعال انگیز نہ تھیں۔ ان تقاریر میں پرامن رہنے کی تلقین کی گئی تھی۔ میرے ساتھ پندرہ سولہ بھینی کے لوگ اور تھے۔ ہم مصری کے مکان کے سامنے سے گذرے۔ دو لڑکوں نے نعرے لگائے۔ لیکن میں نے ان کو ایسا کرنے سے روک دیا۔ ناظر امور عامہ کی طرف سے جلسہ میں اعلان ہوا تھا۔ کوئی شخص نعرہ وغیرہ نہ لگائے۔ اور سب پرامن طریقہ پر واپس چلے جائیں چنانچہ ہم نے اس پر عمل کیا۔

بجواب جرح کہا۔ میں صدر انجمن کے ماتحت ٹیچر تھا۔ اور اب پنشن لیتا ہوں۔ لڑکوں نے مصری مردہ باد کا نعرہ لگایا تھا۔ یہ درست نہیں کہ میں نے کوئی نعرہ لگایا۔ مجھے یاد نہیں کہ ناظر امور عامہ کے اعلان میں یہ تھا کہ چونکہ D.S.P. نعروں کو پسند نہیں کرتے۔ اس لئے نعرے نہ لگائے جائیں۔ ہو سکتا ہے اس نے ایسا کہا ہو

بجواب مکرر جرح کہا۔ اعلان ناظر امور عامہ کی طرف سے تھا۔ لیکن وہ خود وہاں موجود نہ تھے۔

میاں اللہ دین سکنہ بھینی بانگر

مسجد دارالبرکات میں جو جلسہ ہوا۔ اس میں میں شامل ہوا تھا۔ میرے ساتھ پندرہ سولہ آدمی تھا۔ مصری کے مکان کے پاس سے گذرتے ہوئے دو تین لڑکے نعرہ لگانے لگے تھے۔ لیکن ہم نے اور مولوی سکندر علی صاحب نے ان کو روک دیا تھا۔ جلسہ میں ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے اعلان ہوا تھا۔ کہ کوئی نعرہ نہ لگایا جائے۔ واپسی پر ہم میں سے کسی نے نعرہ نہیں لگایا

بجواب جرح کہا۔ اس جلسہ میں مولوی اللہ دتا اور مولوی محمد حیات نے تقاریر کی تھیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے کس نے اعلان پڑھ کر سنایا تھا۔

میاں امام الدین سکنہ بھینی بانگر

مصری کے جماعت سے خارج ہونے کے بعد میں اسے دودھ مہیا کرتا رہا ہوں کسی نے مجھے ایسا کرنے سے نہیں روکا۔

بجواب جرح کہا۔ مجھے علم نہیں کہ ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے کوئی اعلان ہوا ہو۔ کہ جو چیز ان کو غیر احمدیوں سے مل سکتی ہیں۔ وہ ان کو مہیا نہ کی جائیں میری لڑکی کو کسی آدمی نے ایسا کرنے سے منع کیا تھا۔ لیکن بعد میں مجھے حکم پہنچا تھا۔ کہ میں دودھ بند نہ کروں

شیخ محمد عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر

چٹھیاں جن کی نقول اگزبٹ D/5 سے D/18 ہیں ناظر امور عامہ کی طرف سے ڈپٹی کمشنر کو موصول ہوئی تھیں اور درست ہیں

بابو ارجن داس صاحب کانفیڈنشل کلرک دفتر S.P.

میں چٹھی اگزبٹ D.W.30/A پیش کرتا ہوں۔ جو ناظر امور عامہ کی طرف سے ہے۔

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

۷ مارچ کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ فروری ۳۸ء سے ۲۰ مارچ ۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے یا جنہوں نے گذشتہ ماہ وی پی رکوا کر قیمت نہیں بھیجی۔ ان کے نام ۸ مارچ کا پرچہ وی پی ہوگا۔ جو دوست قیمت بذریعہ منی آرڈر یا محاسب دینا چاہیں یا کسی وجہ سے وی پی وصول کرنے کے قابل اپنے آپ کو نہ پائیں۔ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ صرف انہی اطلاعات کی تعمیل ہو سکے گی۔ جو ہمیں ۶ مارچ تک مل سکیں گی۔ جن کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ وی پی وصول کریں۔ عدم وصولی کی صورت میں بروئے دفتری قواعد اخبار بند کر دیا جائیگا (مینیجر)

۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۶۷ - میاں محمد غوث صاحب
۳۲۹ - نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب
۴۴۹ - مولوی محمد الدین صاحب
۷۹۳ - مولوی عمر الدین صاحب
۸۷۰ - نیاز محمد صاحب
۸۷۳ - مستری مہر اللہ صاحب
۹۳۵ - منشی صدر الدین صاحب
۱۰۵۱ - ماسٹر محمد بریل صاحب
۱۳۲۶ ایم محمد رفیع صاحب
۱۳۳۲ حکیم عبد الرحمن صاحب
۱۴۳۶ - عطاء اللہ صاحب
۱۹۰۹ ماسٹر شیر عالم صاحب
۲۱۶۲ رحیم اللہ صاحب
۲۱۷۴ میر کلیم اللہ صاحب
۲۳۷۶ عبد الرشید صاحب
۲۷۵۵ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۳۴۳۰ منشی عبد العزیز صاحب
۳۴۷۳ - ہدایت اللہ صاحب
۳۵۰۹ - فضل احمد صاحب
۳۸۴۷ - شیخ بدر الدین صاحب
۴۱۷۲ محمد اقبال حسین صاحب
۴۴۰۵ ملک محمد حنیف صاحب
۴۴۱۸ خان صاحب برکت علی صاحب
۴۴۵۰ منشی محمد عبد اللہ صاحب
۴۶۳۴ مرزا محمد علی صاحب
۴۶۶۹ سید غلام رسول صاحب

۴۷۵۹ حافظ عبد السلام صاحب
۵۲۳۱ چوہدری محمد بخش صاحب
۵۳۰۲ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۳۱۶ خلیل شاہ صاحب
۵۶۴۹ منشی اللہ دتا صاحب
۵۸۳۴ ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۵۹۱۲ بابو عبد القدوس صاحب
۶۰۴۱ اہلیہ عبد الغفور صاحبہ
۶۳۸۳ مرزا غلام حیدر صاحب
۶۵۹۴ سید سردار شاہ صاحب
۶۷۰۰ شمس الدین صاحب
۶۹۰۳ اے ایچ حلیم صاحب
۷۱۸۳ کریم بخش صاحب
۷۲۱۴ محمد عبد السمیع صاحب
۷۲۳۳ نور احمد صاحب
۷۲۹۶ آئی ایم خانصاحب
۷۵۲۷ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۵۳۶ منشی محمد یعقوب صاحب
۷۸۴۰ پیر عبد الغنی صاحب
۷۸۵۸ ملک گل محمد خانصاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۶۲ ڈاکٹر چوہدری محمد نواز صاحب
۸۰۵۶ شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۶۵ بابو غلام محمد صاحب
۸۲۶۲ محمد عبد الحق صاحب
۸۲۸۶ محمد بخش صاحب
۸۳۷۰ عبد الرزاق صاحب
۸۴۷۲ ملک کرم الٰہی صاحب
۸۵۲۳ نصر اللہ خان صاحب

۸۹۷۸ عبد الجلیل خان صاحب
۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۲ ایم اے جلیل قیصی صاحب
۹۱۰۴ عنایت اللہ صاحب
۹۱۲۳ محمد حسین صاحب
۹۱۷۵ شیخ محمود حسین صاحب
۹۱۸۰ سیکرٹری انجمن احمدیہ
۹۲۱۱ غلام محمد صاحب
۹۲۲۶ حاجی محمد صاحب
۹۲۵۴ ملک فضل کریم صاحب
۹۲۸۶ سید محمد حسین صاحب
۹۳۰۹ محمد الدین صاحب
۹۳۱۵ ملک غلام محمد صاحب
۹۳۸۹ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۴۵۹ محمد عیسیٰ صاحب
۹۴۸۲ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۶۰۹ محمود احمد ناصر صاحب
۹۶۷۶ حکیم محمد عمر صاحب
۹۸۲۴ ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب
۹۸۴۸ ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۹ رشید محمد خان صاحب
۹۸۶۶ بیگم صاحبہ شیخ دلی صاحب
۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
۹۹۲۳ مولوی سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۴۱ غلام قادر صاحب
۹۹۴۷ شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۴ منشی برکت علی صاحب
۹۹۵۶ ڈاکٹر ایس ایم احمد صاحب
۹۹۶۵ محمد صادق صاحب

۹۹۸۳ میاں کرم رسول صاحب
۹۹۸۴ مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۲۳ مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۳۷ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۷۶ فضل محمد صاحب
۱۰۱۰۸ بابو سلیم اللہ صاحب
۱۰۱۱۱ سید عنایت حسین صاحب
۱۰۱۱۴ عبد الحق و عبد الحفیظ
۱۰۱۲۲ بابو محمد افضل صاحب
۱۰۱۷۷ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
۱۰۲۰۲ عبد الحمید صاحب
۱۰۲۰۶ خانصاحب چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۰۷ شیخ محمد خورشید صاحب
۱۰۲۴۹ ایم یعقوب خانصاحب
۱۰۲۵۸ ایم عطا محمد صاحب
۱۰۲۶۰ ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب
۱۰۲۸۴ چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۲۸۷ محمد عثمان صاحب
۱۰۳۲۵ ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۵۱ ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۴۴۲ بابو عبد الرزاق صاحب
۱۰۴۵۹ محمد بخش صاحب
۱۰۵۶۵ پیارا لعل صاحب
۱۰۵۷۴ مولوی محمد عرفان صاحب
۱۰۵۸۲ عبد الرحیم صاحب

۱۰۶۶۶ محمد لطیف خان صاحب
۱۰۷۵۸ سکرٹری صاحب
۱۰۷۷۴ غلام حیدر صاحب
۱۰۷۷۵ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۷۸۹ خان بہادر محمد علی صاحب
۱۰۷۹۶ غلام رسول صاحب
۱۰۸۵۸ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۰۸۷۵ محمد شریف صاحب
۱۰۸۷۶ ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب
۱۰۸۸۰ ملک محمود خانصاحب
۱۰۸۸۱ ایم عبد القادر صاحب
۱۰۹۱۴ ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۲۰ میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۲۴ چوہدری برکت علی صاحب
۱۰۹۴۶ علی بخش صاحب
۱۱۲۱۷ سکرٹری صاحب
۱۱۲۳۳ شیخ محمد علی صاحب
۱۱۲۵۹ طفیل محمد صاحب
۱۱۳۳۶ احسان الٰہی صاحب
۱۱۳۶۵ منظور حسین شاہ صاحب
۱۱۳۸۵ محمد حسن خان صاحب
۱۱۳۹۵ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۸ اے جی صاحب
۱۱۵۱۱ محمد علی صاحب
۱۱۵۴۵ شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۷۵ محمد حسین صاحب

۱۱۵۹۷ شیخ محمد نذیر صاحب
۱۱۶۰۸ مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶۲۰ محمد حفیظ صاحب
۱۱۶۷۵ محمد شریف صاحب
۱۱۷۱۵ چوہدری نصیر احمد صاحب
۱۱۷۱۹ ملک بشیر احمد صاحب
۱۱۷۳۵ شیخ عبد الرحمن صاحب
۱۱۷۴۹ رحیم اللہ صاحب
۱۱۷۵۷ میاں محمد صاحب
۱۱۷۶۵ چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۱۷۷۶ مولوی کرامت اللہ صاحب
۱۱۷۷۷ مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۶ ایس ایس خانصاحب
۱۱۸۱۰ محمد جمشید صاحب
۱۱۸۵۳ ڈاکٹر بشیر محمد صاحب
۱۱۹۳۴ غلام حیدر صاحب
۱۱۹۷۴ چوہدری محمد الہداد صاحب
۱۴۰۹ محمد یوسف صاحب
۱۲۱۰۱ چوہدری محمد افضل صاحب
۱۲۱۳۴ محمد سعید صاحب اللہ جوایا
۱۲۱۵۷ شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۶۳ چوہدری عمر الدین صاحب
۱۲۱۷۲ محمد صادق صاحب
۱۲۱۸۳ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۱۲۱۸۷ شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
۱۲۴۱۶ بابو محمد حسین صاحب

۱۲۲۰۶ - محمد عثمان صاحب
۱۲۲۱۰ - چوہدری پسر محمد صاحب
۱۲۲۱۳ - محمد افضل صاحب
۱۲۲۱۴ - ایس ایم احمد صاحب
۱۲۲۲۰ - محمد شفیع صاحب
۱۲۲۳۷ - مستری غلام محمد صاحب

۱۲۲۵۳ - عبد الرب صاحب
۱۲۲۶۳ - سید محمود شاہ صاحب
۱۲۲۸۱ - عنایت الرحمن صاحب
۱۲۳۰۰ - اللہ دتا صاحب
۱۲۳۰۶ - شبیر محمد صاحب
۱۲۳۱۳ - سید سردار احمد شاہ صاحب

۱۲۳۱۶ - بابو عبد الکریم صاحب
۱۲۳۳۳ - چوہدری شاہ نواز صاحب
۱۲۳۵۶ - عبد الحفیظ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۸۰ - عطاء الرحمن صاحب
۱۲۴۰۲ - حوالدار میجر علی محمد صاحب

۱۲۴۴۴ - محمد اسماعیل صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں منیر خان صاحب
۱۲۵۱۱ - سردار احمد صاحب
۱۲۵۲۹ - چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الہی صاحب
۱۲۵۵۰ - عبد الحق صاحب

(باقی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں بجٹ پیش کرنے کے بعد سر جیمز گرگ فنانس ممبر نے فنانس بل پیش کیا۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کچھ محصولات اور ٹیکس جو فنانس ایکٹ ۱۹۳۶ء کے رو سے لگائے گئے ہیں۔ مزید ایک سال کے لئے جاری رکھے جائیں۔ فنانس ایکٹ ۱۹۳۶ء یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے نافذ العمل نہیں رہتا تھا۔ اس فنانس بل کی رو سے نمک پر موجودہ محصول مزید ایک سال کے لئے رہے گا۔ فنانس ایکٹ ۱۹۳۱ء کی دفعہ ۵ کے رو سے نمک پر جو سوا روپیہ فی من محصول لگایا گیا۔ اس پر ایڈیشنل ڈیوٹی لگے گی اس کے علاوہ لفافوں اور کارڈوں کی موجودہ قیمت میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی

لنڈن ۲۶ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس (لارڈ اروِن) برطانیہ کے وزیر خارجہ اور آر اے بٹلر موجودہ پارلیمنٹری سکرٹری وزارت لیبر نائب وزیر خارجہ مقرر کئے گئے ہیں۔ لیبر پارٹی کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس کے تقرر پر بحث کی اجازت دی جائے۔ لیبر پارٹی کے لیڈر میجر اٹیلی اور مسٹر ڈیوڈ بین نے کہا۔ کہ وزیر خارجہ ہاؤس آف لارڈز کا ممبر نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے اس سوال پر آئندہ ہفتہ ہاؤس آف کامنز میں بحث ہو گی۔

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ آج فنانس ممبر گورنمنٹ ہند نے مرکزی اسمبلی میں گورنمنٹ ہند کا سالانہ بجٹ پیش کیا۔ کل آمدنی ۸۵ کروڑ ۹۲ لاکھ روپے ہے جس میں ۷۵ لاکھ روپیہ ۱۹۳۷-۳۸ء کا بیلنس بھی شامل ہے۔ کل خرچ کا اندازہ ۸۵ کروڑ ۸۳ لاکھ روپے ہے۔ یعنی برائے نام بچت ۹ لاکھ روپے۔ فوج کے خرچ کا اندازہ ۴۵ کروڑ ۲۸ لاکھ روپیہ یعنی ۵۳ فی صدی سے بھی زیادہ صوبجاتی خود اختیاری کے نفاذ پر ایک کروڑ ۹۸ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا۔ اور خسارے والے صوبوں کو ۶۵ لاکھ کی امداد دی گئی۔ برما کی علیحدگی سے ۲ کروڑ ۱۱ لاکھ روپے خسارہ رہا۔ صوبوں کے ٹیکسوں کی آمدنی سے ۱۹۳۷-۳۸ء میں ایک کروڑ ۳۸ لاکھ روپیہ دیا گیا۔ اور ۱۹۳۸-۳۹ء میں ایک کروڑ ۴۸ لاکھ روپے دینے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اخراجات میں کمی کرنے کی کوئی سکیم پیش نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی ٹیکسوں کے بوجھ کو کم کیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۶ فروری۔ آٹھ سیاسی قیدیوں کو جن میں یشپال بھی شامل ہے نینی سنٹرل جیل سے بذریعہ پنجاب میل لکھنؤ لایا گیا۔ یشپال نازک حالت میں الہ آباد میں تھا۔ اب چونکہ گورنر اور پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم میں تصفیہ ہو گیا ہے اس لئے ان قیدیوں کو عنقریب رہا کیا جائیگا

بمبئی ۲۵ فروری۔ آج شام کو سالون کمپنی کے روئی کے گودام میں آگ لگ گئی۔ جس سے ۳ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ اور تین اشخاص زخمی ہو گئے پانچ فائر بریگیڈ تین گھنٹے آگ بجھانے میں مصروف رہے۔

پٹنہ ۲۶ فروری۔ بہار کی کانگرسی وزارت نے استعفے واپس لے لیا ہے اس سلسلہ میں وزیر اعظم نے ۳ بجے بعد دوپہر گورنر سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے خاتمہ پر گورنر سر موریس ہیلٹ اور وزیر اعظم مسٹر شری کرشن سنہا کی طرف سے مندرجہ ذیل مشترکہ بیان شائع کیا گیا۔ "سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر جو صورت حالات پیدا ہو گئی تھی۔ ہم نے اس پر جس قدر جلدی موقعہ مل سکا۔ غور کیا ہے۔ اس معاملہ پر ہمارے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر آنریبل وزیر اعظم اور ان کے رفقاء کار وزراء نے اپنے اپنے فرائض کا چارج لے لیا ہے بعض قیدیوں کے جن کو سیاسی کا نام دیا گیا ہے۔ کیسوں پر انفرادی حیثیت میں وزیر اعظم نے غور کیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر انہوں نے گورنر کو جو مشورہ دیا ہے۔ اس کے مطابق گورنر کی طرف سے احکام جاری کئے جائیں گے۔ جن کے رو سے ان کو رہا کر دیا جائے گا اور ان کی باقی ماندہ سزا معاف کر دی جائے گی باقی ماندہ سیاسی قیدیوں کے کیسوں پر بھی وزیر اعظم غور کر رہے ہیں۔ اور ان کی رہائی کے متعلق بھی احکام جاری کئے جائینگے ہم نے گورنروں اور وزیروں کے باہمی تعلقات پر خصوصاً وائسرائے اور مسٹر گاندھی کے حال کے بیانات اور ہری پور کانگرس ریزولیوشن کی روشنی میں غور کیا ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خوشگوار روایات کو قائم کیا جائے اور صوبہ کی بھلائی کے لئے کام کیا جائے۔ اب اس بات کا کوئی اندیشہ نہیں کہ اس صوبہ میں وزراء کے جائز کاموں میں مداخلت کی جائے گی۔ یا ان کے حقوق غصب کئے جائیں گے۔

بمبئی ۲۶ فروری۔ کل شام پنڈت جواہر لال کی صدارت میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے ڈی ویلرا اور آئرلینڈ پر لیکچر دیتے ہوئے کہا۔ آئرلینڈ کی تاریخ ہندوستان میں دہرائی جائے گی۔ اور بہت جلد ہندوستان اپنی نمائندہ اسمبلی کے ذریعہ اپنا کانسٹی ٹیوشن تیار کرے گا۔

رنگون ۲۵ فروری۔ گورنر برما نے ڈیلی مرر کی برما میں درآمد ممنوع قرار دی ہے کیونکہ اس میں ایک تصویر شائع ہوئی ہے۔ جس میں ایک ناچنے والی مہاتما بدھ کے روبرو ناچ رہی ہے اس تصویر کے متعلق ایک برمی ممبر نے التوا کی تحریک پیش کرنی چاہی تھی۔ اس پر ہوم ممبر نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ برطانوی گورنمنٹ کی توجہ اس معاملہ کی طرف منعطف کرائینگے

رانچی ۲۵ فروری۔ پروفیسر عبدالباری ڈپٹی سپیکر اور مسٹر سہائے سنتھال پرگنہ کی ریذیڈنسی کی تحقیقات کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ چھوٹا ناگپور کو علیحدہ صوبہ بنانے کے لئے جو ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔ وہ نقصان دہ ہے۔

روم ۲۶ فروری ۸۰ اطالویوں کو جنہیں روس سے نکالا گیا ہے۔ اور جو اب برنڈزی اور وینس پہنچ گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ انہیں ملک سے نکل جانے کے متعلق جو حکمنامے دیئے گئے ان میں صرف یہ لکھا تھا۔ کہ چونکہ تم اطالوی ہو اس لئے ملک سے نکل جاؤ۔

نیویارک ۲۵ فروری۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر ڈچز کا اپریشن کرانے کے لئے یہاں آ رہے ہیں ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ ڈچز کی آنتوں میں پھوڑا ہے۔ اگر اپریشن نہ کرایا گیا تو وہ ایک سال سے زیادہ زندہ نہ رہ سکے گی۔

کلکتہ ۲۶ فروری۔ بنگال پراونشل مسلم لیگ کی تنظیم کمیٹی کا اجلاس کل منعقد ہؤا۔ جس میں مسٹر جناح کی چٹھی پر غور کیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا سپیشل اجلاس ایسٹر کے دوران میں کلکتہ میں بلایا جائے۔

جموں ۲۶ فروری۔ پنڈت جیالال کلم ممبر کشمیر سٹیٹ اسمبلی نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ یہ تحریک مسٹر جگت رام آریہ ہری جن ممبر سٹیٹ اسمبلی سے ایک سب انسپکٹر پولیس جموں کے مبینہ توہین آمیز سلوک کرنے کے سلسلہ میں ہے۔

کیمبلپور ۲۵ فروری۔ موضع سرگ سلار ضلع کیمبلپور سے مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں ہولناک فساد ہو جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ فساد میں کلہاڑیوں وغیرہ کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ جس پر کئی اشخاص زخمی ہوئے زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس ہر دو پارٹیوں کے تقریباً ۱۲۵ اشخاص کو گرفتار کر کے کیمبلپور لے آئی ہے اور ملزمان کو عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی